قابل رپوٹ

بھارتیہ عدالت عظمیٰ

بااختیار اپیلیٹ دیوانی

دیوانی اپیل نمبر 5684 بابت 2021

اتر ہریانہ بجلی ویتن نگم لمیٹڈ و دیگر اپیلانٹس

بنام

آڈھانی پاور (مندرا) لمیٹڈ و دیگر جواب دہندگان

فیصلہ

بی۔آر۔گاوئی، جج

1۔ موجودہ اپیل 30 جون 2021 کے فیصلہ اور حکم نامہ کو چیلنج کرتی ہے، جو اپیلٹ ٹریبونل برائے بجلی، نئی دہلی (جسے اب سے "اے پی ٹی ای ایل" کہا گیا ہے) نے 2019 کی اپیل نمبر 358 میں صادر کیا تھا، اس طرح اتر ہریانہ بجلی وٹران نگم لمیٹڈ اور دکشن ہریانہ بجلی وٹران نگم لمیٹڈ (جسے اب سے "ہریانہ یوٹیلیٹیز" کہا گیا ہے)، یہاں اپیل کنندگان کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے، اور مرکزی بجلی ریگولیٹری کمیشن (جسے اب سے ''سی ای آر سی'' کہا گیا ہے) کی طرف سے درخواست نمبر 251 / ایم پی/ 2018 میں، 13 جون 2019 کے فیصلہ اور حکم کو برقرار رکھا گیا ہے۔

2۔ موجودہ اپیل کو جنم دینے والے حقائق مختصر طور پر درجہ ذیل ہے۔

ہریانہ یوٹیلیٹیز نے مذکورہ پی پی اے ایس میں شامل شرائط وضوابط پر ریاست گجرات میں اے پی (ایم) ایل کے ذریعہ قائم کردہ پیداواری یونٹوں 7، 8 اور 9 سے 1424 میگاواٹ کی معاہدہ شدہ صلاحیت کے لیے پہلے مدعا علیہ اڈانی پاور (مندرا) لمیٹڈ (جسے اب سے "اے پی (ایم) ایل" کہا گیا ہے) کے ساتھ 7 اگست 2008 کو دو بجلی کی خریداری کے معاہدے (مختصر طور پر، "پی پی اے") کیے تھے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے نوٹیفائی کردہ رہنما خطوط کے مطابق بجلی ایکٹ 2003

کی دفعہ 63 کے تحت ہریانہ یوٹیلیٹیز کی طرف سے شروع کیے گئے ٹیرف پر مبنی مسابقتی بولی کے عمل کے مطابق ہریانہ یوٹیلیٹیز اور اے پی (ایم) ایل کے درمیان مذکورہ پی پی اے کیے گئے تھے۔

3۔اے پی (ایم) ایل نے 5 جولائی 2012 کو پٹیشن نمبر 155 / ایم پی/ 2012 کے طور پر ایک پٹیشن دائر کی تھی جس میں منجملہ بنیادوں پر بولی میں مذکور ٹیرف سے ٹیرف میں اضافے میں راحت کی درخواست کی گئی تھی۔سی ای آر سی نے مذکورہ درخواست میں 2 اپریل 2013 اور 21 فروری 2014 کو احکامات جاری کیے تھے۔مذکورہ احکامات کو APTEL کے سامنے چیلنج کیا گیا تھا۔آخر کار APTEL کے حکم نامہ کو چیلنج کرنے والی اپیلوں کا ایک گروپ 2016 کی دیوانی اپیل نمبر 5399۔5400 کے ذریعے اس عدالت میں پہنچا۔یہ عدالت، انرجی واچ ڈاگ کیس بنام سنٹرل الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن دیگراں کے مقدمے میں 11 اپریل 2017 کو فیصلہ دیا نے اس طرح مشاہدہ کیا:

"57۔خط بتاریخ 31-7-2013 اور نظر ثانی شدہ ٹیرف پالیسی دونوں قانون کے سیکشن 3 کے تحت جاری کیے جانے والے قانونی دستاویزات ہیں اور قانونی اہلیت رکھتے ہیں۔اس طرح، یہ واضح ہے کہ جہاں تک بھارتیہ کوئلے کی حصول کا تعلق ہے، اس حد تک کہ کوئلہ بھارت اور دیگر بھارتیہ ذرائع سے سپلائی میں کٹوتی کی گئی ہے، PPA ان دستاویزات کے ساتھ پڑھ کر شق 13.2 میں فراہم کرتا ہے کہ قانون میں تبدیلی کے نتائج کا تعین کرتے وقت فریقین کو اس اصول کا خیال رکھنا ہوگا کہ قانون میں اس طرح کی تبدیلی سے متاثرہ فریق کو معاوضہ دینے کا مقصد ماہانہ ٹیرف کی ادائیگیوں کے بذریعے متاثرہ فریق کو معاشی حالت میں بحال کرنا ہے، گویا قانون میں ایسی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔مزید برآں، PPA کے عمل کی مدت کے لیے، فروخت کنندہ کو لاگت میں کسی بھی اضافے/کمی کے لیے معاوضے کا تعین کیا جائے گا اور یہ سنٹرل الیکٹرسٹی ریگولیشن کمیشن کے ذریعے طے کردہ تاریخ سے نافذ العمل ہوگا۔اس صورت میں، ہمارا خیال ہے کہ اگرچہ انڈونیشیا کے قانون میں تبدیلی PPA کے ساتھ پڑھے گئے رہنما خطوط کے تحت قانون میں تبدیلی کے طور پر اہل نہیں ہوگی، لیکن بھارتیہ قانون میں تبدیلی یقینی طور پر ہوگی۔

58.. سنٹرل الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن، اس فیصلہ کے نتیجے میں، اس معاملے کو نئے سرے سے دیکھے گا اور اس بات کا تعین کرے گا کہ پی پی اے کی شق 13 کے تحت آنے والے بجلی پیدا کرنے والوں کو کیا راحت دی جانی چاہیے جیسا کہ ہم نے اس فیصلہ میں کہا ہے۔

4۔اس عدالت کے ذریعے صادر کیے گئے مذکورہ حکم نامہ کے مطابق اے پی (ایم) ایل نے قانون میں تبدیلی کی بنیاد پر

راحت کا دعوی کرتے ہوئے سی ای آر سی کے سامنے پٹیشن نمبر 97 / ایم پی/ 2017 کے طور پر ایک عرضی دائر کی۔ سی ای آر سی نے 31 مئی 2018 کے حکم نامے کے ذریعے قانون میں تبدیلی کے حوالے سے مذکورہ درخواست کی اجازت دی۔

5۔ ایک نظر ثانی پٹیشن نمبر 24 / آر پی/ 2018 کو ہریانہ یوٹیلیٹیز کی طرف سے سی ای آر سی کے سامنے دائر کی گئی تھی۔ سی ای آر سی نے 3 دسمبر 2018 کے فیصلہ اور حکم نامے کے ذریعے مذکورہ نظر ثانی درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس سے ناراض ہو کر، اپیل گزاروں نے اے پی ٹی ای ایل کے سامنے اپیل دائر کی۔ اے پی ٹی ای ایل نے 3 نومبر 2020 کے فیصلہ اور حکم نامے کے ذریعے مذکورہ اپیل کو مسترد کر دیا۔ اسے چیلنج کرتے ہوئے 2020 کی دیوانی اپیل نمبر 4143 اس عدالت میں دائر کی گئی۔ یکساں تاریخ کے حکم سے، اس عدالت نے مذکورہ اپیل کو مسترد کر دیا۔

6۔ اس دوران، کوئلے کی وزارت، حکومت بھارت (مختصر طور پر "ایم او سی") نے 22 مئی 2017 کو شکتی پالیسی کے تحت کوئلے کی تقسیم کے لیے ایک نیا نظام نافذ کیا۔ شکتی پالیسی کے تحت، جن پروجیکٹوں کو پرانے نظام کے تحت منظوری دی گئی تھی، وہ یقین دہانی شدہ کوئلے کی 75 فیصد مقدار (مختصر طور پر، "اے سی کیو") کی فراہمی جاری رکھنے کے حقدار تھے۔ یہاں تک کہ 31 مارچ 2017 کے بعد بھی۔

7۔ اے پی (ایم) ایل نے 75 فیصد اے سی کیو سے کمی کا دعوی کرتے ہوئے عرضی نمبر 251 / ایم پی/ 2018 دائر کی جس میں قانون میں تبدیلی کی وجہ سے کمی کے لیے راحت کا دعوی کیا گیا۔ سی ای آر سی نے 13 جون 2019 کے حکم نامے کے ذریعے مذکورہ دعوے کی اجازت دی۔ اس سے ناغیر متفق ہونے کی وجہ سے، ایک اپیل، جو کہ 2019 کی اپیل نمبر 358 ہے، اے پی ٹی ای ایل کے سامنے دائر کی گئی تھی۔

8۔ اے پی ٹی ای ایل کے سامنے دیگر وجوہات کے ساتھ تین بنیادی وجوہات کو سامنے لایا گیا۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ شکتی پالیسی کو قانون میں تبدیلی نہیں سمجھا جا سکتا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ اے پی (ایم) ایل نے قانون میں تبدیلی کا نوٹس نہیں دیا تھا اور اس طرح وہ قانون میں تبدیلی کی بنیاد پر فائدہ اٹھانے کا حقدار نہیں تھا۔ تیسری وجہ قیمتوں کو لے کر فیصلہ کے حوالے سے تھی۔

اے پی ٹی ای ایل نے 30 جون 2021 کے متنازعہ فیصلہ اور حکم نامے کے ذریعے مذکورہ اپیل کو مسترد کر دیا۔

9۔ اس سے غیر متفق ہونے کی وجہ سے ہریانہ کی یوٹیلیٹیز نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

10۔ یکساں تاریخ کے ایک حکم تک، ہم نے مہاراشٹر اسٹیٹ الیکٹرسٹی ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ (ایم ایس ای ڈی سی ایل) کی طرف سے دائر اپیلوں کا فیصلہ کر لیا ہے، جس میں ان تمام وجوہاتوں پر غور کیا گیا، اور DISCOMS کے خلاف بتایا گیا۔ موجودہ اپیل میں اے پی ٹی ای ایل کی طرف سے دیے گئے نتائج 28 ستمبر 2020 کے فیصلہ اور حکم میں دیے گئے نتائج سے

ملتے جلتے ہیں، جسے ہم نے دیوانی اپیل نمبر 2021 میں برقرار رکھا ہے۔

11۔ یہ نوٹ کرنا مزید متعلقہ ہوگا کہ موجودہ اپیل دونوں حکام کی طرف سے حاصل کردہ حقائق کے بیک وقت نتائج سے پیدا ہوتی ہے۔

12۔اس عدالت نے مہاراشٹر اسٹیٹ الیکٹرسٹی ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ (ایم ایس ای ڈی سی ایل) بمقابلہ اڈانی پاور مہاراشٹر لمیٹڈ (اے پی ایم ایل) ودیگراں کے معاملے میں، سی ای اے، سی ای آر سی اور معروف اے پی ٹی ای ایل کی تقرری، قابلیت اور اراکین کے حوالے سے الیکٹرسٹی ایکٹ 2003 کے تحت متعلقہ توضعات پر غور کرنے کے بعد فیصلہ دیا کہ یہ ادارے اس شعبے کے قابل ترین ادارے پر مشتمل ہیں۔اس معاملے پر مختلف فیصلوں پر غور کرنے کے بعد، اس عدالت نے اس طرح مشاہدہ کیا:

> "123۔ حال ہی میں، اس عدالت کی آئینی بنچ نے وویک نارائن شرما بمقابلہ یونین آف انڈیا کے معاملے میں فیصلہ دیا ہے کہ عدالتوں کو اس شعبے کے ماہرین کے ذریعے لیے گئے فیصلوں میں مداخلت کرنے میں سست روی اختیار کرنی چاہیے اور جب تک یہ نہیں پایا جاتا کہ ماہر ادارے لازمی قانونی توضعات کو مدنظر رکھنے میں ناکام رہے ہیں یا لیے گئے فیصلے غیر معمولی تحفظات پر مبنی ہیں یا وہ بظاہر من مانی اور غیر قانونی ہیں، اس عدالت کے لیے اپنے خیالات کو ماہر اداروں کے ساتھ تبدیل کرنا مناسب نہیں ہوگا

13۔ ہماری رائے میں، سی ای آر سی اور اے پی ٹی ای ایل کے مشترکہ نقطہ نظر کو لازمی قانونی توضعات سے لاعلمی میں لیا گیا نظریہ نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ غیر متعلق غور وفکر پر مبنی ہے۔اس نظریے کو بظاہر من مانی یا غیر قانونی بھی نہیں کہا جا سکتا۔اس طرح، موجودہ اپیل میں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہوگی۔

14۔ نتیجے میں، اپیل خارج کردی جاتی ہے۔

زیر التواء درخواستیں، اگر کوئی ہوں، خارج کردہ مانی جائیگی۔کوئی حرجانہ نہیں۔

جج [بی آر گوائی].

جج [وکرم ناتھ]

نئی دہلی؛20 اپریل 2023